38890 - کیا اپنی جگہ پر واپس جانے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگنی جائز ہیں ؟

سوال

بعض بھائی نماز تراویح کے لیے نماز مغرب کے کچھ دیر بعد ہی آجاتے ہیں تا کہ پہلی صف میں بیٹھیں، پھر وہ پیچھے جانا چاہتا ہو اور بعض اوقات وضوء کے لیے نکلنا چاہے تو کیا وہ دوبارہ اپنی جگہ پر واپس آ سکتا ہے ؟
کیا یہ گردن پھلانگنے کے حکم میں تو نہیں آتا، گزارش ہے کہ گردن پھلانگنے کی تفصیل بیان کر دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھے اور پھر کسی ضرورت کی بنا پر وہاں سے اٹھے، مثلا وضوء وغیرہ کے لیے اور پھر وہ واپس اسی جگہ آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنی جگہ سے اٹھا پھر واپس آیا تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2179).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مرد اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر وہ اپنی ضرورت کے لیے وہاں سے گیا اور پھر واپس آیا تو اپنی بیٹھنے والی جگہ کا زیادہ حقدار ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2751) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3544) میں اسے صحیح کہا ہے.

اس کا بیان سوال نمبر (66279) کے جواب میں ہو چکا ہے.

اگر کوئی اس کی جگہ بیٹھ گیا ہو تو واپس آنے کی صورت میں اسے اٹھنا چاہیے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ہمارے اصحاب کے ہاں یہی صحیح ہے، اور اس کے جانے کی صورت میں وہاں جو شخص بیٹھے تو پہلے شخص کی واپس آنے کی صورت میں اسے وہاں سے اٹھنا ہو گا.

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے: یہ مستحب ہے، واجب نہیں، جو کہ امام مالك کا مسلك ہے، لیکن صحیح پہلا قول ہے" انتہی.

شرح النووی علی صحیح مسلم (14 / 162).

یہ تو اس وقت ہے جب اس نے اپنی جگہ کسی عذر کی بنا پر چھوڑی اور پھر واپس آ گیا، لیکن اگر اس نے بغیر کسی عذر کے چھوڑی تو بغیر کسی اختلاف کے اس کا حق ختم ہو جائیگا "

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے المجموع (4 / 420) میں ذکر کیا ہے.

دوم:

اگر اسے واپس اپنی جگہ جانے کے لیے گردنیں پھلانگنی پڑیں تو اس میں دو مسئلے ہیں:

گردنیں پھلانگنا، اور پہلی صف میں خالی جگہ میں جانے کے لیے گردن پھلانگنا.

علماء کرام نے گردنیں پھلانگنے میں دو قول بیان کیے ہیں:

علماء کرام کی ایك جماعت نے اسے ناپسند کیا ہے، اور کچھ دوسروں نے اسے حرام قرار دیا ہے.

سوال نمبر (41731) کے جواب میں اس کا بیان ہو چکا ہے، صحیح قول یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے.

یہ پہلا مسئلہ تھا اور دوسرا مسئلہ پہلی صف میں خالی جگہ تك جانے کے لیے گردنیں پھلانگی جائیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر کوئی شخص کسی جگہ بیٹھے اور پھر اسے کوئی ضرورت پیش آ جائے، یا اسے وضوء کرنے کی ضرورت ہو، تو اسے وہاں سے جانے کا حق ہے (یعنی اگر وہاں سے نکلنے میں لوگوں کی گردنیں پھلانگنا پڑیں)

عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی، جب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کر لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے

ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف چلے گئے اور فرمایا:

" مجھے یاد آیا کہ ہمارے گھر میں سونے کا ایك ٹکڑا پڑا ہے تو میں نے ناپسند کیا کہ کہیں وہ پڑا ہی نہ رہے، تو میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے "

صحیح بخاری.

اگر وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو وہ شخص اس کا زیادہ حقدار ہے، تو اس کا حکم خالی جگہ تك پہنچنے کے لیے گردنیں پھلانگنے والے کا ہو گا. انتہی مختصرا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 101).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

اگر خالی جگہ دیکھے اور وہاں تك پہنچنے کے لیے گردنیں پھلانگنی پڑیں تو اس میں دو روایتیں ہیں:

پہلی روایت: گردن پھلانگ سکتا ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: حسب استطاعت آدمی آگے داخل ہو اور اپنے سامنے کوئی خالی جگہ نہ چھوڑے، اور اگر جہالت کی بنا پر وہ اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ دے تو اس کے بعد آنے والا شخص لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے جائےاور خالی جگہ میں بیٹھے کیونکہ خالی جگہ چھوڑ کر کہیں اور بیٹھنے والے شخص کی کوئی حرمت نہیں.

اوزاعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: خالی جگہ تك پھلانگ کر جائے، اور قتادہ کہتے ہیں: وہ انہیں پھلانگ کر نماز والی جگہ تك جائے، اور حسن کہتے ہیں: جو لوگ مسجد میں دروازوں میں ہی بیٹھ جاتے ہیں انہیں پھلانگ کر جاؤ کیونکہ انہیں کوئی حرمت حاصل نہیں.

امام احمد سےایك اور روایت ہے: اگر ایك یا دو شخص کو پھلانگے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ آسان ہے اس لیے اسے درگزر کر دیا گیا اور اگر زیادہ ہوں تو ہم ناپسند کرتے ہیں.

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے بھی ایسا ہی کہا ہے، لیکن اگر وہ اپنی نماز والی جگہ تك جانے کے لیے پھلانگے بغیر نہیں جا سکتا تو وہ پھلانگ کر جائے تو ان شاء اللہ اس میں وسعت ہے.

شائد امام احمد اور پہلی روایت میں ان کی موافقت کرنے والوں کا قول اس میں ہے کہ اگر انہوں نے خلی جگہ چھوڑ دی مثلا وہ لوگ جو مسجد کے آخر میں صف بنا لیتے ہیں اور اپنے سے پہلی صفیں خالی رہنے دیتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لیے کوئی حرمت نہیں، جیسا کہ حسن رحمہ اللہ کا قول ہے؛ کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم كے حكم كى نافرمانى كى اور فضيلت اور بہترين صف ميں بيٹھنے سے رغبتى برتى اور برى صفوں ميں بيٹھ گئے، اور اس ليے بھى كہ انہيں پھلانگنا ضرورى ہے.

اور ان كا دوسرا قول ان كے بارہ ميں جنہوں نے كوتاہى نہيں اور اپنى جگہوں ميں بيٹھے كيونكہ ان كے آگے والى جگہ بھرى ہوئى تھى، ليكن پھر بھى وہاں بيٹھنے كے ليے وسعت تھى، اور جب ايسا ہو كہ وہاں جا كر نماز ادا كرنے كے ليے انہيں پھلانگنا پڑے تو يہ جائز ہے؛ كيونكہ يہ ضرورت ہے " انتہى

اور امام نووى رحمہ اللہ تعالى " المجموع " ميں رقمطراز ہيں:

" اگر انہوں نے اپنے آگے خالى جگہ ديكھى اور وہاں تك پھلانگے بغير نہيں پہنچا جا سكتا تو اس ميں ہمارے اصحاب كا كہنا ہے كہ:

پھلانگنا مكروہ نہيں؛ كيونكہ خالى جگہ چھوڑ كر پيچھے بيٹھنے والوں نے غلطى اور كوتاہى كى ہے، چاہے اس كے علاوہ اسے جگہ ملے يا نہ ملے، يا قريب ہو يا دور، ليكن اگر كوئى اور جگہ ہو تو نہ پھلانگنا مستحب ہے، ليكن اگر كوئى اور جگہ نہ ہو اور قريب بھى ہو كہ وہاں تك پہنچنے كے ليے دو سے زيادہ لوگوں كو پھلانگنا نہ پڑے تو وہ وہاں چلا جائے.

اور اگر دور ہو اسے اميد ہو كہ نماز شروع ہونے كى حالت ميں لوگ آگے بڑھ جائينگے تو اس كے وہيں بيٹھ جانا مستحب ہے، اور وہ لوگوں كو مت پھلانگے، وگرنہ پھلانگ لے.

پھر انہوں نے قتادہ كا قول نقل كيا ہے كہ: وہ اپنى جگہ تك جانے كے ليے پھلانگ كر جائے، اور ابو نصر ان كى اجازت سے اس كو جائز كہا ہے، ابن منذر كہتے ہيں: ميرے نزديك اس ميں كچھ بھى جائز نہيں، كيونكہ تھوڑى اور زيادہ اذيت دينا حرام ہے " انتہى مختصرا

ديكھيں: المجموع للنووى (4 / 420).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى نے فتح البارى ميں امام شافعى رحمہ اللہ تعالى سے نقل كيا ہے كہ:

" ميں پھلانگنا ناپسند كرتا ہوں، ليكن جو شخص اس كے بغير نماز والى جگہ تك نہ جا سكے وہ كر لے " اھـ

پھر حافظ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اس ميں امام اور وہ شخص شامل ہے جو صف ميں خالى جگہ تك پہنچنا چاہے، اگر پہلے آنے والا شخص وہاں بيٹھنے سے انكار كرے، اور جو شخص اپنى جگہ سے كسى ضرورت كى بنا پر اٹھا اور پھر واپس جانا چاہے وہ بھى

اس میں شامل ہے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 433).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر کوئی قائل یہ کہے: یہ حدیث: " بیٹھ جاؤ یقینا تم نے اذیت دی ہے" عام ہے، کیونکہ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہاں خالی جگہ تھی؛ اس لیے کہ انسان عادتا خالی جگہ تك پہنچنے كے لیے ہی پھلانگتا ہے.

لیکن فقہاء رحمہم اللہ نے اس مسئلہ کو استثناء کرتے ہوئے کہا ہے کہ: کیونکہ وہاں خالی جگہ تھی تو انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا؛ کیونکہ انہیں تو پہلی صف پہلے مکمل کرنے کا حکم ہے، جب وہاں خالی جگہ ہو تو انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور اس طرح کوتاہی ان کی جانب سے ہے، نہ کہ پھلانگنے والے کی جانب سے.

لیکن میرے خیال میں اگر جگہ خالی بھی ہو تو مت پھلانگے؛ کیونکہ اذیت کی علت موجود ہے، اور یہ کہ وہ آگے کیوں نہیں گئے اس کا کوئی سبب ہو سکتا ہے، مثلا: ابتدا میں وہاں خالی جگہ زیادہ نہ ہو، لیکن بعد میں ایك دوسرے كے ساتھ ملتے ہوئے وسعت پیدا ہو گئی ہو، تو اس صورت میں ان کی کوئی کوتاہی نہیں، لہذا عموم پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے کہ خالی جگہ کے لیے بھی نہ پھلانگا جائے، لیکن اگر وہ نرمی کے ساتھ اور اجازت حاصل کر کے پھلانگے تو مجھے امید ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 70).

حاصل یہ ہوا کہ لوگوں کو پھلانگنا دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

یہ بغیر کسی عذر کے کیا جائے، تو اس حالت میں یہ حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو مومن مرد و عورتوں کو بغیر کسی جرم کے سرزد ہوئے اذیت دیں وہ بڑے ہی بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں الاحزاب (58).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی گردن پھلانگنے والے شخص کو فرمایا:

" بیٹھ جاؤ تو نے اذیت سے دوچار کیا ہے "

دوسری حالت:

کسی عذر کی بنا پر ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کئی ایك صورتیں شامل ہیں:

ایك صورت تو یہ ہے کہ: امام اپنی جگہ تك بغیر پھلانگے پہنچ ہی نہ سکے.

ایك صورت یہ ہے: کسی ضرورت کی بنا پر اپنی جگہ سے نکلنا چاہے اس کی دلیل عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ بالا حدیث ہے.

ایك صورت یہ ہے: اگر وہ اگلی صفوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی ضرورت کی بنا پر اٹھ کر گیا اور واپس اپنی جگہ پر جانا چاہے تو اس کے پھلانگنا جائز ہے.

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

جہاں سے اٹھ کر گیا تھا ان شاء اللہ اس جگہ پر جانے والے کے لیے لوگوں کو پھلانگنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں نرمی اختیار کرے اور لوگوں سے اجازت حاصل کرے، اور اپنی جگہ تك پہنچنے والے شخص کو اجازت دینے کی عادت ہے.

واللہ اعلم .